Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Reconstructing the Education System: A Comprehensive Study in the Light of the Seerah of the Holy Prophet (P.B.U.H)

نظامِ تعلیم کی تشکیلِ نو: سیرتِ نبوی ﷺ کے تناظر میں ایک جامع جائزہ

Authors Details

1. Kaleemullah (Corresponding Author)
M. Phil Scholar, Islamic Research Centre, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan. **mkaleemdervi@gmail.com**

2. Hafiza Sana Aslam
M.Phil Scholar, Islamic Research Centre, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan.

Citation

Kaleemullah, and Hafiza Sana Aslam." Reconstructing the Education System: A Comprehensive Study in the Light of the Seerah of the Holy Prophet (P.B.U.H)."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 447–455.

Submission Timeline

Received: Dec 27, 2024
Revised: Jan 13, 2025
Accepted: Jan 27, 2025
Published Online: Feb 10, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Reconstructing the Education System: A Comprehensive Study in the Light of the Seerah of the Holy Prophet (P.B.U.H)

نظامِ تعلیم کی تشکیلِ نو: سیرتِ نبوی ﷺ کے تناظر میں ایک جامع جائزہ

☆ کلیم اللہ ☆ حافظہ ثناء اسلم

Abstract

Education is the cornerstone of individual and societal progress, as emphasized in the first revelation of the Holy Qur'an: "Read in the name of your Lord who created" (Sūrat al-ʿAlaq, 96:1). This divine command underscores the paramount importance of knowledge in Islam. This study explores the reconstruction of a sustainable educational system inspired by the Seerah of the Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H), who declared, "Indeed, I have been sent as a teacher." The research evaluates the strengths and weaknesses of contemporary educational systems, identifying gaps in moral, spiritual, and intellectual development. It delves into the Prophetic model of education, which integrates ethical values, intellectual rigor, and societal welfare. The study highlights the Prophet's (P.B.U.H) establishment of institutions like Dār al-Arqam and the Platform of Suffa as pioneering educational initiatives. It also examines Ibn Khaldūn's philosophy, which links education to cultural and spiritual unity, reinforcing the Islamic perspective on knowledge. By analyzing Prophetic principles—such as the obligation of learning for all, the role of family in education, and community dissemination of knowledge—this paper proposes a framework for a holistic, sustainable educational system. The study advocates for aligning modern pedagogical methods with Prophetic teachings to foster a society rooted in empathy, resilience, and intellectual excellence, ultimately contributing to human welfare and spiritual growth.

Keywords: Education System, Prophetic Teachings, Seerah, Sustainability, Knowledge Dissemination

تعارفِ موضوع

تعلیم انسانی ترقی، سماجی استحکام، اور روحانی بیداری کا بنیادی جزو ہے۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت کا اندازہ قرآن کریم کی پہلی وحی "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" (سورۃ العلق، 96:1) سے ہوتا ہے، جو علم کے حصول کی دعوت دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا"، جو تعلیم کی مرکزی حیثیت کو واضح کرتا ہے۔ موجودہ دور میں تعلیمی نظام کو درپیش چیلنجز—مثلاً اخلاقی اقدار کا زوال، مادیت پرستی کا غلبہ، اور غیر متوازن نصاب نے ایک جامع اور پائیدار تعلیمی نظام کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے۔ یہ مقالہ سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ایک مثالی تعلیمی نظام کی تشکیلِ نو پر روشنی ڈالتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

☆ ایم فل اسکالر، اسلامی ریسرچ سینٹر، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان۔
☆ ایم فل اسکالر، اسلامی ریسرچ سینٹر، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان۔

دارالارقم اور صفہ کی درسگاہوں کے ذریعے تعلیم کی ترویج کی، جو آج بھی رہنما اصول کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ابن خلدون کے تعلیمی نظریات اور نبوی اصولوں کی روشنی میں یہ مقالہ ایک ایسے نظام کی تجویز پیش کرتا ہے جو اخلاقی، روحانی، اور علمی ترقی کو یقینی بنائے، تاکہ ایک ہمدرد، مستحکم، اور اقدار سے مزین معاشرہ تشکیل پائے۔

مبحث اول: تعلیم کی اسلامی تصورات اور نبوی اصول

1.1 تعارف: تعلیم کی اسلامی بنیاد

اسلامی نقطہ نظر سے تعلیم علم کے حصول، ترسیل، اور عملی اطلاق کا عمل ہے جو انسان کی فکری، روحانی، اور اخلاقی ترقی کا ذریعہ ہے۔ اسلام میں تعلیم دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ ہے، جو فرد اور معاشرے کی اصلاح کے لیے ناگزیر ہے۔

قرآنی دعوت: قرآن کریم کی پہلی وحی تعلیم کی اہمیت کو واضح کرتی ہے:

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" (سورة العلق، 96:1)

ترجمہ: "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"

یہ آیت علم کے حصول کو انسان کی تخلیق کے مقصد سے جوڑتی ہے۔

نبوی ہدایت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کو ہر مسلمان کے لیے فرض قرار دیا:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ"[1]

ترجمہ: "علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

1.2 تعلیم کی شرعی اہمیت

قرآنی تناظر: قرآن کریم انسان کو علم، غور و فکر، اور تحقیق کی دعوت دیتا ہے:

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ" (سورة الزمر، 39:9)

ترجمہ: "کہہ دیجیے! کیا وہ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے برابر ہیں؟"

یہ آیت علم کی فضیلت اور عالم کی جاہل پر برتری کو واضح کرتی ہے۔

نبوی تعلیمات: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی اہمیت کو عملی طور پر اجاگر کیا:

"مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ"[2]

ترجمہ: "جو شخص علم کے حصول کے لیے راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔"

شرعی مقصد: تعلیم انسان کو اللہ کی معرفت، شریعت پر عمل، اور معاشرتی اصلاح کے قابل بناتی ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں:

---

[1] Al-Sindī, Abū al-Ḥasan, *Sunan Ibn Mājah* (Riyadh: Dār al-Salām, 1419 AH), 1: 81.

[2] Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Nishāpūr: Dār al Khilāfā Al Ilmīya, 1330 AH), 4: 2074.

"العلم نور يهدي إلى الحق، وهو أساس الدين والدنيا" [3]

ترجمہ: "علم وہ نور ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اور یہ دین و دنیا کی بنیاد ہے۔"

1.3 نبوی تعلیمی تحریک

دارالارقم: مکہ میں تعلیم کا پہلا مرکز: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے ابتدائی ایام میں دارالارقم بن زید کو تعلیمی مرکز بنایا، جہاں صحابہ کرام کو قرآن کی تلاوت، تشریح، اور اسلامی عقائد کی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ غیر رسمی درسگاہ اسلامی تعلیم کا نقطہ آغاز تھی، جس نے صحابہ کی فکری و روحانی تربیت کی۔ ابن ہشام لکھتے ہیں:

"كان دار الأرقم أول مكان تجمع فيه النبي صلى الله عليه وسلم مع أصحابه لتعليمهم القرآن" [4]

ترجمہ: "دارالارقم وہ پہلا مقام تھا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر قرآن کی تعلیم دی۔"

صفہ کی درسگاہ، مدینہ میں رسمی تعلیم کا آغاز: مدینہ میں مسجد نبوی کے ساتھ اصحابِ صفہ کے لیے ایک منظم تعلیمی نظام قائم کیا گیا، جہاں دینی و دنیاوی علوم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اصحابِ صفہ نے قرآن، حدیث، اور فقہ کی تعلیم حاصل کی اور اسے امت تک پہنچایا۔ یہ ایک منظم تعلیمی ادارے کی مانند تھا، جو اسلامی تعلیمات کی ترویج میں کلیدی کردار ادا کرتا تھا۔

1.4 خودی کی تشکیل کے لیے تعلیم

روحانی و فکری ترقی: تعلیم انسان کی خود سازی، روحانی ترقی، اور اخلاقی استحکام کے لیے ضروری ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

"رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" (سورة طه، 20:114)

ترجمہ: "اے میرے رب! مجھے علم میں اضافہ فرما۔"

یہ دعا علم کی مسلسل جستجو اور خودی کی فکری و روحانی تشکیل کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔

نبوی ہدایت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو خود سازی کا ذریعہ قرار دیا:

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" [5]

ترجمہ: "تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

فکری تربیت: تعلیم انسان کو اللہ کی معرفت، شریعت پر عمل، اور معاشرتی ذمہ داریوں کے لیے تیار کرتی ہے۔ امام ابن القیم فرماتے ہیں:

"العلم يرفع بيوتا لا عماد لها، والجهل يهدم بيوت العز والكرامة" [6]

---

[3] Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid, *Iḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn* (Beirut: Dār al-Ma‘rifah, 1402 AH), 1: 43.

[4] Ibn Hishām, ‘Abd al-Malik, *Al-Sīrah al-Nabawiyyah* (Cairo: Maktabat al-Kulliyyāt al-Azhariyyah, 1398 AH), 1: 142.

[5] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Damascus: Dār Ibn Kathīr, 1423 AH), 6: 1905.

[6] Al-Jawziyyah, Ibn Qayyim, *Miftāḥ Dār al-Sa‘ādah* (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1405 AH), 1: 72.

ترجمہ: "علم ایسی عمارات بلند کرتا ہے جن کے کوئی ستون نہیں، اور جہالت عزت و کرامت کے گھروں کو منہدم کر دیتی ہے۔"

مبحث دوم: ابن خلدون کے تعلیمی نظریات اور اسلامی معاشرہ

ابن خلدون (متوفی 808ھ / 1406ء) نے اپنی کتاب مقدمہ ابن خلدون میں تعلیم کو معاشرتی ترقی، ثقافتی وحدت، اور روحانی استحکام کی بنیاد قرار دیا۔ ان کے نظریات تعلیم کی اہمیت اور اس کے معاشرتی کردار کو اجاگر کرتے ہیں۔

2.1 تعلیم اور ثقافتی وحدت

ابن خلدون کے مطابق، تعلیم معاشرتی اور روحانی وحدت کا اہم ذریعہ ہے جو اسلامی معاشرے کو مشترکہ نظریاتی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"التعليم هو أساس التماسك الاجتماعي، لأنه يزرع في النفوس فكرة التوحيد التي تجمع الأمة على أهداف مشتركة"[7]

ترجمہ: "تعلیم معاشرتی یکجہتی کی بنیاد ہے، کیونکہ یہ توحید کے تصور کو نفوس میں راسخ کرتی ہے جو امت کو مشترکہ مقاصد پر جمع کرتی ہے۔"

تعلیم دینی اقدار، اخلاقیات، اور معاشرتی ذمہ داریوں کا شعور پیدا کرتی ہے، جو معاشرے کو مستحکم کرتی ہے۔ قرآنی تعلیمات اور نبوی ہدایات کی ترویج نے ابتدائی اسلامی معاشرے کو ایک مضبوط نظریاتی ڈھانچہ فراہم کیا۔

2.2 تعلیمی جمود اور معاشرتی زوال

ابن خلدون نے تعلیمی انحطاط کو اسلامی معاشروں کے زوال کا اہم سبب قرار دیا:

"انحطاط التعليم يؤدي إلى انحطاط العقيدة، وهو بداية التفكك الاجتماعي والتدهور الحضاري"[8]

ترجمہ: "تعلیم کا انحطاط عقیدے کے انحطاط کا نتیجہ ہے، اور یہ معاشرتی ٹوٹ پھوٹ اور تہذیبی زوال کا آغاز ہے۔"

جب تعلیمی نظام دینی اقدار اور عملی اطلاق سے منقطع ہو جاتا ہے، تو معاشرہ اپنی تخلیقی صلاحیت اور اتحاد کھو دیتا ہے۔ ابن خلدون نے اسلامی سلطنتوں کے زوال کی مثالیں پیش کیں، جہاں تعلیمی اداروں کی کمزوری نے معاشرتی ڈھانچے کو متاثر کیا۔

2.3 عمرانیاتِ تعلیم: معاشرتی ترقی کا ستون

ابن خلدون نے تعلیم کو ایک سماجی عمل کے طور پر دیکھا جو معاشرتی ترقی کا بنیادی ستون ہے:

"التعليم هو الوسيلة التي تحول المجتمع البدوي إلى مجتمع حضري، وهو أساس تقدم العمران"[9]

---

[7] Ibn Khaldūn, ‘Abd al-Raḥmān, *Muqaddimah Ibn Khaldūn* (Beirut: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, 1425 AH), p. 69.

[8] Ibn Khaldūn, *Muqaddimah Ibn Khaldūn*, p. 70.

[9] Ibn Khaldūn, *Muqaddimah Ibn Khaldūn*, p. 71.

ترجمہ: "تعلیم وہ ذریعہ ہے جو بدوی معاشرے کو حضری معاشرے میں تبدیل کرتا ہے، اور یہ عمران (تہذیب) کی ترقی کی بنیاد ہے۔"

تعلیم معاشرے کی فکری، معاشی، اور سیاسی ترقی کو فروغ دیتی ہے۔ ابن خلدون نے تعلیمی نظام کو معاشرتی ضروریات کے مطابق ڈھالنے پر زور دیا تاکہ یہ دینی و دنیاوی علوم کو مربوط کر سکے۔

مبحث سوم: جدید تعلیمی نظام اور نبوی اصولوں کا امتزاج

3.1 موجودہ تعلیمی نظام کے چیلنجز

جدید تعلیمی نظام مادیت پرستی، اخلاقی زوال، اور غیر متوازن نصاب جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ محمد مراد لکھتے ہیں:

"التعليم الحديث يفتقر إلى البعد الأخلاقي، مما يؤدي إلى تفكك القيم في المجتمع"[10]

ترجمہ: "جدید تعلیم اخلاقی جہت سے محروم ہے، جس سے معاشرے میں اقدار کا ٹوٹ پھوٹ ہوتا ہے۔"

موجودہ نظام معاشی کامیابی اور تکنیکی ترقی پر زور دیتا ہے، جبکہ روحانی و اخلاقی تربیت نظر انداز کی جاتی ہے۔ دینی علوم اور اخلاقیات کی کمی نے طلبہ کو معاشرتی ذمہ داریوں سے دور کیا۔ **معیاری** تعلیم تک رسائی کی کمی نے معاشرتی تقسیم کو بڑھاوا دیا۔

قرآنی رہنمائی:

"إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ" (سورة الفاطر، 35:28)

ترجمہ: "اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔"

یہ آیت علم کی روحانی جہت کو اجاگر کرتی ہے، جو جدید تعلیمی نظام سے غائب ہے۔

3.2 نبوی اصولوں کی عملی تطبیق

نبی کریم ﷺ نے اپنے قول، فعل اور تقریر سے جو اصولِ تعلیم و تربیت متعین فرمائے، وہ قیامت تک کے لیے ایک کامل اور قابلِ عمل ماڈل مہیا کرتے ہیں۔ یہ اصول نہ صرف نظریاتی ہیں بلکہ ان کی عملی تطبیق بھی آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں بدرجہ اتم موجود ہے۔

تعلیم کی اجتماعی و انفرادی ذمہ داری: آپ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"[11]

ترجمہ: "تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے تمہاری رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔"

[10] Murād, Muḥammad, *Iḥyā' al-Islām wa'l-Mu'allim* (Cairo: Dār al-Ma'ārif, 1401 AH), p. 11.

[11] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Damascus: Dār Ibn Kathīr, 1423 AH), 3: 893.

یہ حدیث تعلیمی ذمہ داری کو صرف ریاست یا اداروں تک محدود نہیں رکھتی بلکہ فرد، خاندان اور معاشرے کو اس فریضے کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے گھریلو تعلیم کو اولین بنیاد قرار دیا۔ والدین کی حیثیت بنیادی معلم کی سی ہے، اور یہ تصور جدید تعلیمی نفسیات سے مکمل ہم آہنگ ہے۔

تربیتِ اخلاق کی اہمیت: ارشادِ نبوی ہے:

"أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ فَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ"[12]

ترجمہ: "اپنی اولاد کی عزت کرو اور انہیں بہترین آداب سکھاؤ۔"

یہ حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ بچوں کو صرف معلومات دینا کافی نہیں، بلکہ ان کی سیرت و کردار کی آبیاری اور اخلاقی تربیت بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ جدید تعلیم میں جسے character education کہا جاتا ہے، اسلام نے اس کی بنیاد چودہ سو سال قبل ہی رکھ دی تھی۔

شمولیتی تعلیم (Inclusive Education): نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"طَلَبُ العِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ" [13]

ترجمہ" : علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

یہ حدیث تعلیم کی عمومی اور مساوی فراہمی پر زور دیتی ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب۔ نبی ﷺ نے عملی طور پر مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم کا بھی انتظام فرمایا، جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی علمی قیادت اس بات کا واضح ثبوت ہے۔

ادارہ صفہ کا قیام: صفہ کا قیام ایک مستقل تربیتی ادارہ تھا جہاں تعلیم صرف کتابی نہیں تھی بلکہ عمل، روحانیت، اور کردار سازی کا امتزاج بھی موجود تھا۔ جیسا کہ ابن سعد لکھتے ہیں:

"كان أهل الصفة يتعلمون القرآن والسنة، وكان النبي ﷺ يخصهم بمواعظ وتربية" [14]

ترجمہ" : اہلِ صفہ قرآن و سنت سیکھا کرتے تھے، اور نبی کریم ﷺ ان کو خصوصی نصیحت اور تربیت دیا کرتے تھے۔"

یہ ادارہ آج کے بورڈنگ مدارس، کیڈٹ کالجز اور اخلاقی تربیت گاہوں کا اسلامی ماڈل فراہم کرتا ہے۔

3.3 ایک پائیدار تعلیمی ڈھانچہ

اسلامی تعلیم محض وقتی معلومات یا امتحانات کی تیاری نہیں بلکہ ایک پائیدار فکری اور اخلاقی نظام کی تشکیل کا نام ہے۔ قرآن و سنت میں ایسے رہنما اصول موجود ہیں جو جدید تعلیم کے "پائیدار ترقیاتی مقاصد" (SDGs) سے بھی ہم آہنگ ہیں۔

تخصص (Specialization) کی اہمیت: قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

"وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ"

---

[12] Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan Ibn Mājah* (Riyadh: Dār al-Salām, 1419 AH), 2: 1203.

[13] Ibn Mājah. *Sunan Ibn Mājah*. 1: 81, ḥadīth no. 224.

[14] Ibn Saʿd, Muḥammad ibn Saʿd. *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*. Beirut: Dār Ṣādir, 1960, 1: 371.

(سورة التوبه، 9:122)

ترجمہ: "مومنوں کے لیے مناسب نہیں کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں، تو کیوں نہ ہر گروہ میں سے کچھ لوگ نکل کر دین کی سمجھ حاصل کریں؟"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ تمام لوگ ہر علم میں ماہر نہیں بن سکتے، اس لیے معاشرے کو ایسے ماہرین کی ضرورت ہے جو علوم میں تخصص حاصل کریں اور باقی لوگوں کی رہنمائی کریں۔ آج کے جدید نظام تعلیم میں یہ تصور disciplinary focus اور expertise کہلاتا ہے۔

دینی و دنیاوی تعلیم کا امتزاج: امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"التعليم الذي يجمع بين العلم الديني والدنيوي هو الذي يبني مجتمعا قويا" [15]

ترجمہ: "وہ تعلیم جو دینی اور دنیاوی علوم کو یکجا کرتی ہے، ایک مضبوط معاشرے کی تعمیر کرتی ہے۔"

یہ بات اس امر کو اجاگر کرتی ہے کہ اگر تعلیم صرف ایک رخ رکھتی ہو تو وہ غیر متوازن ہوگی۔ اسلام کا نظام تعلیم دینی و دنیاوی ہر دو علوم کو یکجا کرتا ہے۔ نبی ﷺ کے دور میں خود آپ ﷺ نے تجارت، سفارت، طب، زراعت اور حکمرانی کے امور سے بھی تعلیم و تربیت کی مثالیں قائم کیں۔

علم برائے خدمتِ خلق: نبی کریم ﷺ کی سیرت کا بنیادی پہلو علم کو ذریعہ بنانا تھا انسانیت کی بھلائی کے لیے، نہ کہ محض دنیاوی ترقی کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ" [16]

ترجمہ: "سب سے بہتر انسان وہ ہے جو انسانوں کے لیے سب سے زیادہ نفع رساں ہو۔"

یہ تعلیم اس جانب اشارہ کرتی ہے کہ تعلیم یافتہ افراد کا اصل مقام ان کی سوسائٹی کے لیے نفع رسانی سے متعین ہوتا ہے۔ اس طرزِ فکر سے تعلیم انسان دوستی، رحم، ہمدردی اور معاشرتی خدمت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

پائیدار تعلیمی ڈھانچے کے کلیدی عناصر:

* **شمولیتی تعلیم:** ہر فرد تک تعلیم کی رسائی کو یقینی بنانا۔
* **اخلاقی نصاب:** رحم دلی، ایمانداری، اور معاشرتی ذمہ داری جیسے اقدار کو شامل کرنا۔
* **کمیونٹی کی شمولیت:** تعلیم یافتہ افراد کو علم پھیلانے کی ترغیب دینا۔
* **تکنیکی ترقی کا استعمال:** جدید ٹیکنالوجی کو نبوی اصولوں کے ساتھ ملا کر ہائبرڈ تعلیمی ماڈلز تیار کرنا۔

[15] Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid, *Iḥyā' 'Ulūm al-Dīn*, 1: 45.

[16] Al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. *Al-Mu'jam al-Awsaṭ*. Cairo: Dār al-Ḥaramayn, 1415 AH, 6: 58, ḥadīth no. 5787.

خلاصہ بحث

اسلام نے تعلیم کو انسانی فلاح و بہبود، انفرادی ارتقاء اور معاشرتی استحکام کا بنیادی ذریعہ قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ میں تعلیم کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جس کا عملی مظاہرہ دار الارقم، صفہ اور دیگر تعلیمی مراکز کے قیام سے ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نہ صرف تعلیم کو ہر فرد (مرد و عورت) کے لیے لازم قرار دیا بلکہ اخلاق، روحانیت، اور اجتماعی ذمہ داری کے ساتھ مربوط تعلیم کی بنیاد رکھی۔ موجودہ تعلیمی نظام میں مادیت پرستی، روحانی خلاء، اور اخلاقی گراوٹ جیسے مسائل نمایاں ہیں، جنہیں سیرت نبوی ﷺ کے تناظر میں بہتر طور پر حل کیا جا سکتا ہے۔ اس مقالے میں ایک ایسا ہمہ گیر اور پائیدار نظامِ تعلیم تجویز کیا گیا ہے جو سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں عصر حاضر کے تعلیمی تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ اس میں اخلاقی تربیت، فکری بلندی، خاندانی اور معاشرتی کردار، اور امت کی فلاح شامل ہیں۔ جدید تدریسی وسائل کو نبوی اصولوں کے ساتھ مربوط کر کے ایک ایسا تعلیمی ماڈل پیش کیا گیا ہے جو متوازن شخصیت کی تشکیل، اجتماعی فلاح، اور روحانی بیداری کو یقینی بناتا ہے۔ اس طرح ایک ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جو ہمدردی، عدل، اور علم پر مبنی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

- Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid. *Iḥyā' 'Ulūm al-Dīn*. Beirut: Dār al-Ma'rifah, 1402 AH.
- Ibn Hishām, 'Abd al-Malik. *Al-Sīrah al-Nabawiyyah*. Cairo: Maktabat al-Kulliyyāt al-Azhariyyah, 1398 AH.
- Ibn Khaldūn, 'Abd al-Raḥmān. *Muqaddimah Ibn Khaldūn*. Beirut: Dār al-Kitāb al-'Arabī, 1425 AH.
- Al-Jawziyyah, Ibn Qayyim. *Miftāḥ Dār al-Sa'ādah*. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1405 AH.
- Murād, Muḥammad. *Iḥyā' al-Islām wa'l-Mu'allim*. Cairo: Dār al-Ma'ārif, 1401 AH.
- Ibn Saʿd, Muḥammad ibn Saʿd. *Al-Ṭabaqāt al-Kubrā*. Beirut: Dār Ṣādir, 1960
- Al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. *Al-Muʿjam al-Awsaṭ*. Cairo: Dār al-Ḥaramayn, 1415 AH